اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۱۰

روزنامہ

الفضل

دار الامان قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۹	۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش	۲۹ ذوالحجہ ۱۳۵۹ ھ	۲۸ جنوری ۱۹۴۱ء	نمبر ۲۲

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

تحریکِ جدید سال ہفتم کے وعدوں میں سستی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

برادرانِ جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اس سال تحریکِ جدید سال ہفتم کے وعدوں میں جہاں شروع میں نہایت چستی سے جماعتوں نے کام کیا تھا۔ وہاں جلسہ کے بعد تمام سالوں سے زیادہ سستی ہوئی ہے۔ سینکڑوں افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہونچے:۔

میں یہ تو نہیں مان سکتا۔ کہ جماعت کے مخلصین تھک گئے ہیں۔ ہاں شاید جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دوستوں کو فرصت نہ ملی ہو۔ اس لئے مَیں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے بقیہ دوست اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کریں:۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے جس راستے پر آپ چھ سال تک چلے ہیں۔ اب چار سال باقی کے لئے اس میں کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو اس اعلان کے بعد نئے جوش کے ساتھ چندوں کی فہرستیں تیار کرنے میں یا نامکمل فہرستوں کے مکمل کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

اس کے علاوہ سال گزشتہ اور سالہائے ماسبق کے چندوں کے جلد از جلد وصول کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کیجائے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ صلح ۱۳۲۰ھش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی میں کمی ہے۔ لیکن آج دن بھر طبیعت متلی کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کے علاوہ چکر آنے کی شکایت ہے۔ نیز حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو بھی یہی تکلیف ہے۔ اور دردشکم اور بخار کی بھی شکایت ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج تحقیقاتی کمیشن کے ممبر صاحبان تشریف لائے اور کام کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب کو یو۔پی و سی۔پی کے تبلیغی دورہ کے لئے بھیجا گیا۔ آگرہ سے ان کے ساتھ مولوی عبدالمالک خان صاحب بھی شریک ہو جائیں گے۔

میاں محمد شریف صاحب ای۔اے۔سی ریٹائرڈ بعارضہ لقوہ بیمار ہو گئے ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جہاد فی سبیل اللہ

(۱)

سرورِ ما رحمتٌ للعالمین
آں آمین و مہبطِ روح الامین

آسمانِ جود و احسان و سخا
لامکانِ علم و عرفان و ہدےٰ

سیدِ لولاک شاہِ کن فکاں
باعثِ تکوین و ایجادِ جہاں

شہسوارِ عرصۂ عرفانِ حق
ہر زماں ہر آنِ اُو قربانِ حق

ہم امیری در فقیری آنِ اُو
ہم فقیری در امیری شانِ اُو

در فسونِ سوز و سازِ زندگی
شرعِ اُو کے مے بَرد شرمندگی

حکمتش ہر جا حکومت مے کُند
حجتش قطعِ خصومت مے کُند

سلطنت از نامِ اُو یابد نظام
کارہا بر اُسوہ اش دارد قیام

حاکم و محکوم از وے شاد کام
مالک و مملوک ہم فائز مرام

کار چوں زر بار عایا کردہ است
تا ابد فصلِ قضایا کردہ است

از طلوعِ نیّرِ ایمانیاں
مُرد شمعِ حکمتِ یونانیاں

شعلۂ ایرانیاں افسردہ شُد
لالۂ تورانیاں پژمردہ شد

رفت باطل مذہبِ موسائیاں
گشت زائل مشربِ عیسائیاں

عُقدہ ہائے جملہ اقوام و ملل
اُمّیٔ با علم و حکمت کردہ حَل

محمد احمد مظہر از کپورتھلہ

خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا پروگرام

خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع ۶-۷-ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ھش (فروری ۱۹۴۱ء) بروز جمعرات و جمعہ ہو رہا ہے۔ ۶-ماہ تبلیغ کو ۹½ بجے صبح سے ایک بجے تک پہلا اجلاس ہوگا۔ جس میں مختصر سالانہ رپورٹ کے علاوہ تین مقامی اور تین بیرونی مجالس کے اراکین تقاریر کریں گے۔ دوسرا اجلاس میں جو ۲½ بجے بعد نماز ظہر و عصر منعقد ہوگا۔ حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر ہوگی۔ اسی دن بعد نماز عشاء عہدہ داران مجالس کا اجلاس ہوگا۔

دوسرے دن ۷ ماہ تبلیغ بروز جمعہ صبح نو بجے سے بارہ بجے تک جامعہ احمدیہ کے میدان میں اراکین مجالس مقامی و بیرونی کے اجتماعی ورزشی مقابلے ہوں گے۔ اور بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں کسی موضوع پر جس کا اعلان مفصل پروگرام میں کیا جا رہا ہے۔ اراکین خدام الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوگا۔

مفصل پروگرام جلدی شائع کیا جا رہا ہے۔ تمام خدام سے استدعا ہے۔ کہ اجتماع میں شمولیت کے لئے پوری کوشش کریں۔ اور دوسری تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بصیرت افروز ارشادات سے مستفید ہوں۔

خاکسار خلیل احمد۔ جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

آسام میں تبلیغ احمدیت

چودہری مظفر الدین صاحب مبلغ متعینہ ڈھاکہ تحریر فرماتے ہیں۔ میں حسب ہدایت مرکز کھوائی سب ڈویژن ضلع سلہٹ آسام میں تبلیغ کے کام کیلئے آیا ہوں۔ بعض افسروں سے ملاقات کر چکا ہوں میرے پہنچنے پر چند احمدی ممبر جو میمن سنگھ سے آئے تھے۔ ان میں خوب جوش پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے غیر احمدیوں اور جماعت کے افراد کے ساتھ دیہات میں خبر کر دی۔ چند یو۔پی کے مولوی بھی یہاں ہیں۔ ایک مولوی صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ یہاں سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیلی گنج میں ایک بارسوخ غیر احمدی ہیں ان سے ملا نبوت کے مسئلہ پر وہاں کے غیر احمدی امام سے گفتگو ہوئی۔ ان پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ گاؤں کے دوسرے لوگوں سے بھی مسائل پر بات چیت ہوئی۔ میرے یہاں آنے سے غیر احمدیوں میں بہت ہلچل مچ گئی۔ اور انہوں نے احمدیوں کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ کچھ لوگوں نے مجھ سے پرائیویٹ طور پر ملاقات کی۔ اور قرآن شریف کا درس سنا۔ میں ہر روز ایک گھنٹہ غیر احمدیوں کو درس دیتا ہوں۔ اور تبلیغ کے لئے احمدیوں کو سکھا رہا ہوں۔ جماعت انصار اللہ چالیس سال سے اوپر عمر کے ممبروں سے بنائی گئی ہے۔ خدام الاحمدیہ کی ایک مجلس قائم کی ہے۔ مجلس اطفال بھی بنائی ہے۔ انجمن کے صدر سکرٹری اور امام مقرر کئے ہیں۔ بجٹ تجویز کر لیا ہے۔ اور ہر ممبر نے ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے اگلی فصل پر تحریک جدید میں اور جلسہ سالانہ پر چندہ دینے کی خواہش ظاہر کی اور تحریک جدید کے ماتحت اپنی زندگی بسر کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب اس دفعہ مجلس شوریٰ کے جلسہ پر آویں گے۔ بعض ممبر گذشتہ فصل کے چندے ادا کر رہے ہیں۔

چندہ مسجد احمدیہ نائیجیریا

مسجد احمدیہ نائیجیریا کے لئے ۵۰۰۰/- روپیہ کی ضرورت ہے۔ جس میں سے ۲۳ ۱/۱ تک مبلغ نوسو اٹھائیس روپیہ ساڑھے چار آنہ وصول ہو چکے ہیں۔ باقی مبلغ ۴۰۷۱-۱۱-۶ روپیہ رہتے ہیں احباب اگر معمولی توجہ فرمائیں۔ تو یہ رقم چند دنوں میں پوری ہو سکتی ہے۔ تعمیر مساجد کا ثواب دوستوں سے مخفی نہیں۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی احباب سے توقع کی جاتی ہے۔

ناظر بیت المال

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

دُوسری حدیث:۔ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۱:۔ لڑائی خود سراسر دھوکا ہے ۔ ۲۔ لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے ۔

۳:۔ لڑائی میں بعض صورتوں میں مخالف فوج کو دھوکا دینا جائز ہے ۔

اس حدیث کے تین معنے کئے جاتے ہیں۔

(۱)

پہلے معنے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان فرمودہ ہیں

اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

یعنی لڑائی دھوکہ ہے حضور فرمایا کرتے ہیں ۔ کہ اس میں یہ کہاں لکھا ہے ۔ کہ لڑائی میں دھوکہ ہے ۔ بلکہ ان عربی الفاظ میں خود لڑائی کو دھوکہ قرار دیا گیا ہے ۔ پس معنے یہ ہوئے ۔ کہ لڑائی کا انجام یقینی نہیں بلکہ لڑائی ہمہ تن دھوکہ ہے نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ کون فریق جیتے گا ۔ چنانچہ فارسی میں بھی ضرب المثل ہے ۔ کہ جنگ دو سر دارد ۔ یعنی لڑائی کے دو انجام ہو سکتے ہیں ۔ یعنی ممکن ہے ۔ کہ یہ فریق غالب رہو ۔ اور ممکن ہے ۔ کہ وُہ غلبہ پا جائے ۔ اسی طرح عرب لوگ کہتے ہیں ۔ کہ :۔

اَلْحَرْبُ سِجَالٌ

یعنی لڑائی کوئیں کے ڈول کی طرح ہے کہ کبھی زید کے ہاتھ میں اور کبھی بکر کے ہاتھ میں ۔ یا یہ کہ کبھی کوئیں کے اُوپر اور کبھی کوئیں کے نیچے ۔ خلاصہ یہ کہ حضور علیہ السلام کا مطلب یہ ہے ۔ کہ لڑائی میں ایک طرف ایک ہزار مُسلمان ہوں ۔ اور دوسری طرف چار سو کافر ۔ تو مسلمان یہ نہ سمجھیں ۔ کہ ہم زیادہ ہیں اب ہم ضرور فتح پا لیں گے ۔ کیونکہ

اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

یعنی لڑائی سراسر دھوکہ ہے ۔ پتہ نہیں کون جیتے اور کون ہارے ۔ پس کثرت پر فخر اور تعداد کی زیادتی پر ناز نہ کیا کرو ۔ بلکہ علاوہ اپنی طرف سے پوری تیاری کرنے کے اللہ تعالےٰ سے فتح و نصرت طلب کرتے رہا کرو

غرض اس حدیث کے تین معنے کئے جاتے ہیں ۔ جو میرے نزدیک اپنے اپنے رنگ میں تینوں کے تینوں نہایت صحیح اور قابلِ قدر اور قابل عمل ہیں ۔

(۲)

دوسرے معنے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہیں ۔ آپ فرماتے تھے

اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

کے معنے ہیں ۔ کہ لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے سُبْحَانَ اللہ ۔ یہ معنے بھی نہایت عجیب اور نہایت ہی صحیح ہیں ۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی صرف جسمانی طاقت کا نام نہیں کہ کسی کرسنگھ کے برابر بہت سے طاقتور جمع ہو کر دُشمن پر حملہ آور ہو گئے ۔ بلکہ لڑائی کے لئے علاوہ جسمانی طاقت کے داؤ پیچ اور فنونِ حرب کا سیکھنا اور حاصل کرنا بھی ضروری ہے ۔ لڑائی تو خیر بڑی بات ہے ۔ معمولی سی کُشتی کو لے لو ۔ ایک سات ضرب چار فٹ کا طویل و جسیم شخص جو ارنے بھینسے کو ایک ٹکّر مار کر گرا دے ۔ اگر کُشتی کے داؤ پیچ نہیں جانتا ۔ تو بہت ممکن ہے ۔ کہ ایک چار ضرب دُو فٹ کا بوتا ۔ مگر کشتی کے فنون میں ماہر پہلوان ایک منٹ میں اُسے چاروں شانے چت گرا دے ۔ یہی حال لڑائی کا ہے ۔ کہ سپاہی برسوں قواعد سیکھتے ۔ اور پھر لڑائی کے کام کے قابل ہوتے ہیں ۔

پس حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کو اس حقیقت سے آگاہ فرمایا ۔ کہ لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے ۔ اس لئے مُسلمان جو کہ اللہ کے راستہ میں لڑنا چاہتے ہیں اپنے جسموں کی طاقت ۔ اپنے اسلحہ کی عمدگی ۔ اور اپنے عقائد اور ایمانوں کی پختگی ہی کو کافی نہ سمجھیں ۔ بلکہ لڑائی کا فن سیکھیں ۔ اس کے آداب ۔ اور اس کے داؤ پیچ حاصل کریں ۔

غرض یہ معنے بھی نہایت صحیح اور درست ہیں ۔ کہ آج یورپ کی مشاق اور ٹرینڈ فوجوں کے مقابل اَن ٹرینڈ فوجیں چار گنے ہو کر بھی شکست کھا جاتی ہیں ۔

(۳)

تیسرے معنے عام محدثین کے بیان کردہ ہیں ۔ یعنی لڑائی میں بعض صورتوں میں مخالف فوج کو دھوکہ دینا جائز ہے یہ معنے بھی درست ہیں ۔ اور اس کی بعض صورتیں بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں :۔

۱۔ لڑتے لڑتے مُسلمانوں کی فوج پیچھے ہٹ جاتی ہے ۔ دُشمن سمجھتا ہے ۔ کہ اُن کے پاؤں اکھڑ گئے ۔ دُشمن پراگندہ ہو کر آگے بڑھتا ہے ۔ کہ چند میلوں کی واپسی کے بعد مسلمان یکدم پراگندہ اور لُوٹ مار میں مشغول دُشمن پر باقاعدہ حملہ کر دیتے ہیں جس سے کافر بدحواس ہو کر بھاگ جاتے ہیں ۔ اور انہیں شکست ہو جاتی ہے ۔

۲۔ مُسلمان راتوں رات اپنا ڈیرا ڈنڈا باندھ کر میدانِ جنگ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ۔ دُشمن سمجھتا ہے ۔ کہ مُسلمان ہم سے خائف ہو کر بھاگ گئے ۔ لیکن مسلمانوں کا لشکر چکّر کاٹ کر کافروں کے لشکر پر پیچھے سے حملہ آور ہوتا ہے ۔ اور فتح ان کے پاؤں چومنے لگتی ہے ۔

۳۔ مسلمانوں کا لشکر مثلاً قادیان سے بٹالہ کے راستہ چلتا ہوا راستہ میں ملنے والوں سے پٹھانکوٹ کا راستہ پوچھتا ہے ۔ ہاں مونہہ سے یہ نہیں کہتا کہ ہم پٹھان کوٹ جا رہے ہیں ۔ بلکہ صرف پٹھان کوٹ کی راہ دریافت کرتا ہے ۔ اس سے لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ مسلمانوں کی فوج پٹھان کوٹ جا رہی ہے ۔ مگر وُہ جاتی لاہور کو ہے ۔ اور اسی طرح خدا تعالےٰ دُشمن کو غفلت میں رکھ کر مُسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرماتا ہے ۔

۴۔ دُشمن اپنے مورچوں میں سویا پڑا ہے ۔ کہ مُسلمانوں کا لشکر اچانک جا کر اس پر شبخون مارتا ہے ۔ اب یہ بھی دھوکہ تو ہے ۔ یعنی ایسے وقت حملہ کرنا جبکہ دُشمن کو پتہ تک نہ ہو ۔ لیکن لڑائی کے لئے ضروری ہے ۔

۵۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے مکّہ سے مدینہ جا رہے تھے ۔ ہر وقت دُشمنوں کے تعاقب کا خطرہ تھا ۔ اس سفر میں جو کا فر ملتا ۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پہچان لیتا ۔ تو وُہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کر کے کہتا ۔ ابو بکر رض یہ تم سے اگلے اونٹ پر کون ہے وُہ فرماتے

هٰذَا رَجُلٌ يَهْدِيْنِيْ السَّبِيْلَ

یعنی یہ شخص مجھے راستہ دکھاتا ہے مخاطب سمجھتا ۔ کہ عرب کے ظاہری اور زمینی پیچیدار راستوں کا بدرقہ ہے ۔ جو حضرت ابو بکر رضؓ نے مکّہ سے مدینہ جاتے وقت ریگستان میں راہ نمائی کے لئے اُجرت پر ساتھ لے لیا ہے ۔ مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مراد یہ ہوتی تھی ۔ کہ یہ وُہ شخص ہے ۔ جو آسمانی اور خدا تک پہونچانے والی منزل کا راہ نما ہے ۔

پس یہ بھی

اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

کے ماتحت عرب کے حربی کافروں کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عاقلانہ چال تھی ۔ سُبْحَانَ اللہ اے ابو بکر رضؓ تجھ پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل ہوں ۔ کہ تو ہمارے آقاؐ کے بچانے کے لئے کیسا باکمال جان نثار باڈی گارڈ تھا ۔

غرض اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کے یہ معنے ہیں ۔ کہ امن اور صلح کی حالت اور لڑائی کی حالت ایک جیسی نہیں ہوتی ۔ بلکہ لڑائی کے ایام میں دُشمن کو زیر کرنے کے لئے مختلف ہوشیاریاں کرنی پڑتی ہیں اور اگر مسلمان ایسی ہشیاریاں اختیار نہ کریں گے ۔ تو دُشمن انہیں اختیار کر کے مسلمانوں کی فوج کو تباہ و برباد کر دے گا ۔

خلافت کے نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہونچا؟

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۳)

حرمت خلافت قائم نہ رکھنے کا نتیجہ

خلافت کی حرمت کو بچانے کے لئے جانی قربانی سے دریغ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس غلطی کی پاداش میں قبیلوں کے قبیلے کٹ گئے۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ کا مہیب منظر سرزمین عرب میں پھر دوبارہ قائم ہو گیا۔ اور وہ بے بہا نعمت جسے سارے جہاں کے خزانے بھی خرچ کر کے حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہاتھ میں آنے کے بعد پھر ہاتھ سے نکل گئی۔ اور محض اس لئے نکلی کہ نظام خلافت کے انتخابی دستور العمل کو وہ اہتمام نہیں دیا گیا جس کا وہ مستحق تھا۔ اور محض اس لئے ہاتھ سے نکلی کہ مسندِ خلافت کی وہ حرمت جو اسلام نے قائم کی تھی۔ اسے بغاوت کے ہاتھوں پامال ہونے دیا گیا۔ اور اس خیانت کی پاداش میں تمام عالم اسلامی ہمیشہ کے لئے اس نعمت انمول سے محروم کر دیا گیا۔

خلافت کے خلاف فتنہ انگیزی کے متعلق پیشگوئی وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (انفال ۲۵) ان آیات کا سیاق سباق یہ ہے کہ سمعاً وطاعةً۔ حکم سنو اور بجا لاؤ اس اصل کو تم نے نہیں بھولنا۔ اس دستور عمل کو چھوڑنا اللہ تعالےٰ کی خیانت ہے۔ اس کے رسول کی خیانت ہے۔ اور اس کے خلفاء کی خیانت ہے۔ اور اگر تم نے یہ خیانت کی تو ایک فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔ اور وہ ایسا فتنہ ہوگا۔ کہ اس کے انجام میں اچھے بُرے دونوں مبتلا ہو جائیں گے اور خدا تعالےٰ کی سخت سزا سب کو پکڑے گی۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور اسبات کو جان رکھو کہ نظامِ خلافت کی حدود سمعاً وطاعةً کو توڑنے اور اس کی بے حرمتی کرنے والا فتنہ اموال کی حرص و آز سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور اولاد کی محبت کی وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی تمہیں معلوم رہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے پاس تو اجر عظیم ہے۔ جس کے حاصل کرنے کیلئے نظام خلافت کے حدود کو قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ نہ کہ توڑنے کی۔ جیسا کہ تم کو واقعات کی بناء پر علم ہو چکا ہے۔ کہ غایت درجہ کمزوری کی حالت میں سمعاً وطاعةً کی برکت سے تم کو غالب دشمن کے مقابل پر غالب تر بنایا گیا۔ ہر میدان میں تمہاری نصرت و تائید تمہارے شامل حال رہی۔ پاکیزہ نعمتیں تمہیں دی گئیں۔ اس اجر سے بڑھ کر اور کیا اجر ہو سکتا ہے۔ اور جب تمہارے ساتھ یہ ہمارا سلوک ہے۔ تو پھر اس سلوک کو جانتے ہوئے یہ خیانت کیوں؟

یہ وہ مضمون ہے۔ سورۃ انفال کی ان آیات کا جو میں نے ابھی پڑھی ہیں۔ اور اس کے آخر میں اللہ تعالےٰ آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں خلافت اسلامیہ کو افراد امت کی امانت قرار دیا ہے جو ان کے اپنے مشورے سے ایک شخص کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور لوگوں کی طرف سے اس امانت کی خیانت یہ ہے کہ خلفا کی فرمانبرداری سے انکار کیا جائے اور ان کی بے حرمتی کی جائے۔ جیسا کہ حضرت عثمان رضؓ کا انکار کیا گیا۔ ان پر طرح طرح کے اعتراضات کئے گئے اور ان کی بے حرمتی کی گئی۔ ذرہ ان اعتراضوں کی نوعیت کو بھی دیکھئے۔ کہ آیا وہ ایسے تھے جن کی وجہ سے اس بے حرمتی کی کوئی معقول وجہ پیدا ہو سکتی تھی۔

باغیان خلافت کے اعتراضات کا جواب

باغیوں نے جب مدینہ کے باہر ڈیرا ڈالا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار کو جمع کر کے ان کے ایک ایک اعتراض کو لیا اور فرمایا (۱) یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ تم نے مسجد نبوی کو تبدیل کر دیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے جب اپنے فضل سے لوگوں کو کشائش دی اور انہوں نے اپنے گھروں کو خوبصورت سے خوبصورت بنایا تو شایاں نہ تھا۔ کہ خدا کا گھر اپنی پہلی پست حالت میں رکھا جاتا۔ (۲) یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ تم نے منا میں پوری نماز پڑھی اور قصر نہیں کیا۔ حالانکہ میرے اہل و عیال وہاں مقیم ہیں۔ اور میری اقامت سفر کی نہ تھی۔ (۳) یہ کہتے ہیں۔ کہ تم نے چراگاہوں کو مخصوص کر دیا ہے۔ میں نے کونسی چراگاہ مخصوص کی ہے مدینہ میں ایک ہی چراگاہ ہے۔ جو میری خلافت سے قبل کی صدقہ کے اونٹوں اور بکریوں کے لئے مخصوص ہے۔ جب میں خلیفہ ہوا۔ تو مجھ سے زیادہ مدینہ میں نہ کسی کے پاس اونٹ تھے نہ بکریاں۔ اور آج میرے پاس صرف دو اونٹ ہیں جو حج کی سواری کے لئے مخصوص ہیں۔ اور جو چرائی پر نہیں جاتے (۴) معترض کہتے ہیں کہ قرآن کئی کتابوں کا مجموعہ تھا۔ اور میں نے صرف ایک کتاب رکھی۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ قرآن صرف ایک کتاب ہے۔ اس میں کون گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی کتابت میں نے نہیں کی بلکہ صحابہ کی قابل اعتماد جماعت نے کی ہے۔ اور اسی کو لکھوا کر مختلف جگہوں میں بھیجا گیا۔ (۵) معترض کہتے ہیں۔ کہ حکیم بن عاص کو طائف سے تم نے کیوں بلایا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ حکیم کو مکہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکال کر طائف میں بھیجدیا تھا۔ پھر اپنی زندگی ہی میں ان کو طائف سے مکہ میں بلا لیا۔

(۶) باغی کہتے ہیں کہ تم نے نوجوان شخص عبداللہ بن عامر کو والی (گورنر) بنا دیا ہے۔ حالانکہ میں نے اس کی عقل و لیاقت اور اس کی دینداری کو جانچ کر ان کو امیر مقرر کیا ہے۔ محض نوجوان ہونا تو کوئی عیب نہیں۔ مجھ سے پہلے بھی ایسا ہوا ہے۔ اسامہ کو جن کی عمر صرف ۱۷ سال کی تھی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سپہ سالار بنایا تھا (۷) معترض کہتے ہیں کہ تم نے اپنے رشتہ داروں کو سارا مالِ غنیمت بخشدیا ہے۔ حالانکہ عبداللہ بن سعد کو غنیمت کا پانچواں حصہ ملنا چاہئے تھا۔ مگر میں نے اسے پانچویں حصہ کا پانچواں حصہ دیا ہے۔ مجھ سے پہلے حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں مال غنیمت کی تقسیم ہوتی رہی۔ مگر باوجود اس کے جب مجھے علم ہوا کہ فوج نے اس کو ناپسند کیا ہے۔ تو میں نے وہ مال ابن سعد سے واپس لے لیا۔ (۸) باغی کہتے ہیں کہ تم نے اپنے رشتہ داروں کو امارتیں دے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک امارت کے لئے صلاحیت کا ہونا شرط ہے۔ جس میں یہ صلاحیت ہو۔ وہ امارت کا مستحق ہے۔ مگر میں جسے یہ چاہیں۔ امارت سے الگ کئے دیتا ہوں۔ (۹) معترض کہتے ہیں۔ کہ تم اپنے اہل خاندان سے محبت رکھتے ہو۔ ان کو عطیے دیتے ہو۔ دنیا میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اپنے کنبہ والوں سے محبت رکھنا گناہ ہے جب تک کہ وہ ظالم نہ ہوں۔ اور حقوق کی نگہداشت رکھنے والے نہ ہوں۔ بے شک میں ان کو عطیے بھی دیتا ہوں۔ مگر مسلمانوں کے بیت المال سے نہیں۔ بلکہ اپنے خاص مال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے میں ان کے ساتھ سلوک کرتا چلا آیا ہوں یہ کوئی نئی بات نہیں جو وجہ شکایت ہو۔ بیت المال سے آجتک میں نے خود اپنے خرچ کے لئے ایک حبہ تک نہیں لیا۔ کیا اپنے ذاتی مال میں بھی مجھ کو تصرف کرنے کا حق نہیں کہ میں اپنے کنبے میں سے جسے چاہوں دوں۔

معترضین خلافت کی اپنی حالت

حضرت عثمانؓ کے اس تاریخی خطبہ سے باغیوں کے اعتراضوں کی نوعیت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ جو ان کی اچھی باتیں تھیں ان کو بھی انہوں نے بُری شکل میں دیکھا۔ اور لوگوں کو بری شکل میں دکھلانے کی کوشش کی۔ اور بغاوت اسی طرح ذہنیت کو مسخ کر دیا کرتی ہے۔ حضرت عثمانؓ ہر اعتراض کے جواب پر جمع شدہ مہاجرین وانصار سے دریافت کرتے جاتے تھے۔ کہ آیا میرا جواب درست نہیں۔ اور سب حاضرین بیک زبان کہتے کہ ٹھیک درست ہے۔ مگر کیا حضرت عثمانؓ کی اس صداقت کا۔ اور ان الزامات سے آپ کی براءت کا معترضین پر کچھ بھی اثر ہؤا؟ آیا آپ کی اس مدافعت سے اس بے حرمتی میں روک پیدا ہوئی۔ جو باغی لوگ خلافت کی کرنا چاہتے تھے۔ بغاوت اور فسادات کا دروازہ جب ایک دفعہ کھلتا ہے۔ تو پھر اصُول و قواعد کی کوئی بندش اس کی روک تھام نہیں کر سکتی۔ خصوصاً جبکہ اعتراضات اصل مقصود بالذات نہ ہوں۔ بلکہ اصل دکھ یہ ہو۔ کہ ادارۂ سیاست میں فلاں کا دخل کیوں ہے اور فلاں کا کیوں نہیں۔ جبکہ اصل دکھ یہ ہو۔ کہ ہمیں مال ومنال یونہی مفت میں کیوں نہیں دے دیئے جاتے۔ کیا یہ واقعہ نہیں۔ کہ ایسی حالت میں کہ حضرت عثمان علیہ السلام کا خون ابھی ٹھنڈا ابھی نہیں ہؤا تھا۔ اور آپ کی لاش بے بسی کی حالت میں خاک وخون میں لتھڑی پڑی تھی۔ اور آپ کی بیوی حضرت نائلہؓ کا کٹا ہؤا ہاتھ خون کا چھڑکاؤ کر رہا تھا۔ بیواؤں اور یتیموں کی گریہ زاری اور آہ وپکار سے کلیجے پھٹے اور دل بیٹھے جا رہے تھے۔ ایسی خشیت اور خدا ترسی کی گھڑیوں میں ان "پارسا" باغیوں کی پارسائی اپنا نقاب اٹھاتی ہے۔ مقتلِ عثمانؓ سے ایک گھڑی پہلے کے مدعیان زہد وپارسائی خود حضرت عثمانؓ کے ذاتی اموال کو لوٹ رہے ہیں۔ یہ نظارہ نہایت سبق آموز ہے۔ اور بتلاتا ہے۔ کہ الٰہی حدود کی حرمت کو جب ایک دفعہ توڑا جاتا ہے۔ تو پھر یہ امید رکھنا۔ کہ حدود وقواعد کی پابندی قائم رہ سکتی ہے سراسر حماقت ہے۔

ان باغیوں کے اعتراضوں کی نوعیت کیا تھی۔ اور اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ خلیفۂ وقت کو بیت المال میں ناجائز تصرّف کرنے والا بتلایا جاتا ہے۔ مگر اپنی یہ حالت ہے۔ کہ مقتول خلیفۂ وقت کے یتیموں کے اموال میں لوٹ مچا دی۔ حُبِّ علیؓ وحُبِّ آلِ نبی کا دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے بھی خیانت کی اور اہل بیت سے بھی خیانت کی۔ یہانتک کہ اسی سرزمین کوفہ میں جہاں سے عبداللہ بن سبا یہودی کا حبِّ آلِ بیت والا نعرہ بلند ہؤا تھا۔ انہی محبان علیؓ کی غدّاری کے طفیل حضرت حسینؓ کا سر قلم کیا گیا۔ اور افراد اہل بیت طرح طرح کی مصیبتوں کا تختۂ مشق بنے۔ خیانت وبغاوت کی روح جب ایک دفعہ سر میں سماتی ہے۔ تو پھر وہ حدود کو نہیں دیکھتی اور اپنی قائم کردہ حرمات کی بھی پروا نہیں کرتی۔ کیا یہ حیران کرنے والی بات نہیں۔ کہ اہل کوفہ جن کے اخلاص پر خود حضرت علیؓ کو اس قدر اعتماد تھا۔ کہ آپ نے عارضی طور پر اپنی جنگی کارروائیوں کا مرکز بجائے مدینہ کے کوفہ کو بنایا۔ انہی وفاداروں کے متعلق حضرت علیؓ کو آخر حق الیقین ہؤا۔ کہ یہ لوگ خائن اور باغی ہیں۔ اسلام کو پہلے ان سے پاک وصاف کرنا چاہیئے۔ چنانچہ خارجیوں سے حضرت علیؓ کی جو تباہ کن جنگ ہوئی۔ وہ تاریخ اسلامی کا مشہور ترین واقعہ ہے۔ اور اس عبرتناک واقعہ سے یہ سمجھنا آسان ہے۔ کہ کیوں اسلام نے افراد پر اس قدر سخت پابندی عائد کی ہے۔ کہ نظام خلافت کے بالمقابل ان کا مقام سمعاً وطاعةً کا مقام ہوگا اور مسلمانوں کے لئے اس شَے کو اس قدر ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ جو دستور العمل خلافت کے لئے تجویز ہؤا۔ اس کے دو رکنوں میں سے ایک رکن یہ سمعاً وطاعةً کا ہے۔ نظام خلافت کے دونوں رکن جب مفقود ہوئے۔ تو قصرِ خلافت منہدم ہوگیا۔ اور اس کے انہدام کے ساتھ وہ کہرام مچا۔ کہ ابھی تک عالم اسلامی اس کے ماتم سے فارغ نہیں ہؤا۔ عالم اسلامی نے ۳۵ سنہ ہجری سے ۴۰ھ تک پانچ سال کے عرصہ میں دیکھا۔ کہ خلافت کو موروثی شَے قرار دینے والوں نے وارثان خلافت میں سے ایک ایک کے ساتھ دغا کی۔ انہوں نے یہ جائز سمجھا تھا۔ کہ خلافت کی بے حرمتی کی جا سکتی ہے۔ مگر آخر اس کا کیا انجام ہؤا۔ حضرت عثمانؓ جیسے مقدس خلیفہ کا قتل بے رحم جنگ جمل میں صحابہ کرام کا کشت وخون۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہ کی جابجا معرکہ آرائیاں۔ اور ان تمام معرکہ آرائیوں کے بیچوں بیچ سے خوارج کی یہ آواز۔ لَاحُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ۔ گویا یہ نقارۂ خدا تھا۔ کہ مسلمانو! یہ خونچکا محشر دیکھو! اور سنو کہ اسلام کے قائم کردہ نظام خلافت کو اگر چھوڑا۔ تو پھر بات صرف اس پر نہیں ٹھہرے گی۔ کہ عثمانؓ کی حکومت کو ہم نہیں مانتے۔ اور یہ کہ وہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ بلکہ ہر خلیفہ کے بالمقابل یہی آواز بلند ہوتی رہے گی۔ لَاحُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ۔ یہ پانچ سالہ خون آشام منظر مسلمانوں کے لئے کیا ہی سبق آموز ہے۔ اور پشیمان حضرت علیؓ کی آہ جگر گداز بھی اسی سبق کی یادگار رہے۔ بشرطیکہ آنکھیں بینا ہوں اور عقلیں سمجھنے والی اسی خون آشام منظر کے پیش نظر اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو مخاطب کرتا اور فرماتا ہے یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ...... وَاتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَآصَّۃً۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ وَاذْکُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ط وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ جب تک مسلمان نظام خلافت کے دستور پر عمل پیرا رہے۔ وہ ناتوانی سے توانا ہوئے۔ قلت سے فراواں۔ ذلّت سے ذی شان۔ لیکن جونہی ان کو یہ سوجھی کہ اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ متواتر پانچ سال تک عذاب الٰہی میں وہ ایسے مبتلا ہوئے کہ کوئی تلخی نہ تھی جو ان کو چکھائی نہ گئی۔ اور کوئی عذاب الٰہی کی ایسی شکل نہ تھی جس کا انہوں نے مشاہدہ نہ کیا ہو۔ یہانتک کہ انہیں ہوش آیا۔ اور حضرت حسنؓ کی دوررس نگاہ نے میدان کارزار میں حقیقت کو اپنے سامنے آشکار دیکھا۔ اور انہوں نے اپنے بھائی حسینؓ کے منع کرنے کے باوجود اپنی خلافت سے دست بردار ہو کر حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور اپنے بھائی سے کہا چپ رہو۔ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں یہ دیکھ کر حضرت حسینؓ اور دیگر سب لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ اور تفرقہ کے بعد پھر ساری امت ایک عَلَم کے نیچے آگئی۔ اور اس وجہ سے ۴۱ سنہ ہجری عام الجماعت (جماعت کا سال) کے نام سے مشہور ہؤا۔ پانچ سالہ تلخ تجربہ کے بعد تمام مسلمانوں نے اس صداقت پر پھر سے مہر لگائی۔ کہ افراد کا تفرقہ نہیں مٹ سکتا۔ جبتک کہ نظام خلافت اس رکن پر قائم نہ ہو جو اسلام نے اس کے لئے تجویز کیا ہے ؎

تلاش

مقبول احمد طالب العلم جماعت چہارم رنگ گندمی۔ پیشانی ابھری ہوئی۔ عمر ۱۰ یا ۱۱ سال قد ۴ یا ۳ فٹ۔ دائیں ران پر نشان۔ سر اور پاؤں سے ننگا۔ اگر کوئی صاحب پتہ بتائیں۔ تو دس روپیہ انعام پیش کیا جائے گا۔ الراقم: عطاء اللہ خاں باجوہ

ضابطہ اخلاق کو صدمہ اور اس کے بدنتائج

یہ سال اگرچہ مسلمانوں کی مصالحت کی وجہ سے عام الجماعۃ کہلایا۔ اور گو حضرت معاویہ رضؓ نے خلافت کے فرائض کو خوبی سے نبھایا۔ مگر وہ روح عصیان و تفرقہ جو ایک دفعہ قائم ہوئی تھی۔ اس کے بد نتائج نفوس میں اپنے گہرے اثرات چھوڑ گئے۔ عوام کے اخلاق کو ایک شدید دھکا لگ چکا تھا۔ اور وہ بغیر اپنا اثر کئے نہ رہ سکتا تھا۔ خلافت کی روحانی گرفت جو بحیثیت منصب امامت کے لوگوں کے اخلاق پر ہونی چاہیئے۔ وہ اس فتنہ کی وجہ سے ڈھیلی ہو گئی۔ جو خلافت کی بے حرمتی کے سبب اٹھا۔ خود حضرت علی رضؓ نے بھی اسے محسوس کیا۔ آپ فصاحت و بلاغت میں جادو بیان مانے گئے ہیں۔ آپ نے اپنی ساری قوت بیانی صرف کر کے اپنے کوفی ساتھیوں کے سامنے دھواں دھار تقریریں کیں۔ وعظ و نصیحت۔ ترغیب و تحریص۔ وعید و انذار کا کوئی پہلو نہ تھا۔ جسے حضرت علی رضؓ نے ان کو راہ راست پر لانے کے لئے استعمال نہ کیا ہو۔ مگر یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ کی فصاحت و بلاغت کسی سنگلاخ زمین پر پڑی اور وہیں گم ہو گئی۔ حضرت علی رضؓ کا یہ مقام قرآن مجید کی آیت اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ کی ترجمانی تھی۔ اور اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے۔ کہ نظام خلافت کو جب دھکا لگتا ہے۔ تو پھر کوئی اخلاقی وعظ و نصیحت کارگر نہیں ہوتی۔ حضرت علی رضؓ جیسا قادر الکلام انسان اپنے شیعہ اتباع کے شنوا کان نہیں پاتا۔ قبولیت کے دل نہیں پاتا۔ ان کی باتوں پر کان دھرنا تو درکنار حضرت علی رضؓ کے اقوال و اعمال پر انہوں نے نکتہ چینیاں شروع کر دیں۔ یہ پانچ سالہ سبق ابھی ہمارے لئے کتنا قیمتی سبق ہے؟

گیا ہے۔ خلافت درحقیقت بحیثیت اجتماعیہ کے اخلاق و اعمال کے لئے بطور ایک ضابطہ کے ہے۔ جب اس خلافت کا ہی احترام دلوں سے جاتا رہا تو اخلاقی ضبط کے کیا معنے اور حضرت علی رضؓ بیچارے کون جو ان کی پرواہ کی جاتی۔ چنانچہ انہوں بے لگام افراد کے ہاتھوں اپنی بے حرمتی کو بھی دیکھا۔ اپنے خون خرابہ کو بھی دیکھا وہ جو کل حضرت عثمان رضؓ کے بالمقابل لا حکم الا لعلی کہتے تھے حضرت علی رضؓ کے بالمقابل لا حکم الا للّٰہ کہنے لگ گئے۔ اور یہاں سے قدم جو اٹھا تو لا حکم للّٰہ کے نقارہ پر پڑا۔ اور پھر اس نقارہ کی چوٹ کے ساتھ مسلمانوں کے نقصانوں کا ایک طولانی سلسلہ چلتا ہے۔ جو نہایت ہی خطرناک اور نہایت ہی ہیبتناک نظارہ دکھلاتا ہے۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الفطر کی شاندار تقریب

اخبار "ویمبلڈن بارو نیوز" لنڈن نے مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الفطر کے اجتماع کا فوٹو دے کر ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

شنبہ کے روز عید الفطر کی تقریب پر مسجد لنڈن میں برطانیہ کی فتح یابی کے لئے دعا کی گئی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ برطانیہ کی فتح اسلام کے لئے مفید ہو گی۔ کیونکہ برطانیہ نے کامل مذہبی آزادی اپنی رعایا کو دے رکھی ہے ہم ایسے وقت یہ عید منا رہے ہیں۔ جب کہ برطانیہ ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے۔ اور ملک کا کثیر حصہ بالخصوص لنڈن دشمن کی بم باری کا نشانہ بن رہا ہے۔ ہزاروں شہری حتیٰ کہ شفاخانوں میں مریض بھی ہلاک ہو رہے ہیں۔ کئی تاریخی اور شاندار عمارتیں برباد ہو چکی ہیں۔ کئی شفاخانے اور گرجا گھر مسمار ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں مزدوروں کے گھر پیوند خاک کر دیئے گئے ہیں اور ہزاروں لاکھوں عورتیں اور بچے اپنے مکانات کو خالی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یہ سب مظالم ایک ایسی قوم کر رہی ہے۔ جو اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھتی ہے۔ اور خیال کرتی ہے کہ حکمرانی صرف اسی کا حق ہے۔ اور وہ پیدا ہی دوسروں پر حکومت کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ اور یہ اپنی برتری کے بے جا خیال کا نتیجہ ہے۔ رمضان کا مہینہ مسلمانوں کو مساوات۔ اتحاد اور اخوت کا عملی طور پر سبق دیتا ہے۔ روزہ رکھنے میں ایک امیر اور غریب یکساں مشقت اٹھاتے ہیں۔ اور اس طرح امراء کو اپنے غریب اور محتاج بھائیوں کی امداد کا عملاً احساس ہوتا ہے۔ پھر مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ عید سے قبل فطرانہ ادا کریں۔ تا غرباء۔ یتیم اور بیواؤں کے لئے عید کی مسرتوں میں شریک ہونے کا انتظام کیا جا سکے اس طرح اسلام نے مختلف اقوام اور طبقات کو اتفاق اور اخوت کا سبق دیا ہے۔ مضبوط اور تندرست اقوام کو کمزوروں کی حالت میں رکھ کر اور ان کی مشکلات کا احساس کرا کر ان کے ازالہ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ تاکہ کمزور اقوام بھی زبردستوں کے مساوی درجہ حاصل کریں۔ اور آزادی کی نعمت سے مساوی طور پر مستفید ہو سکیں۔ اگر اقوام عالم یہ سبق حاصل کر لیں۔ تو جنگ کے مصائب سے بچ سکتی ہیں۔

مولوی صاحب نے سپر چولزم پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔ اس کے رو سے جو پیشگوئیاں کی جاتی تھیں۔ کہ کوئی جنگ نہیں ہو گی۔ انہیں واقعات نے غلط ثابت کر دیا۔ دراصل ناقص علم بہت خطرناک چیز ہے۔ اور افسوس ہے کہ حکومت نے ان پیشگوئیوں پر تکیہ کر کے اپنے آپ کو جنگ کے لئے تیار نہ کیا اب بھی ایسے لوگ ہٹلر اور جنگ کے انجام کے متعلق پیشگوئیاں کر رہے ہیں ایک نے کہا ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں جب یہ جنگ ختم ہو جائے گی۔ اور ہٹلر کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دس فروری تک انتظار کرو۔ ایک اور نے ایک اخبار میں لکھا ہے۔ کہ میں نے رویا میں دیکھا۔ سبز وردیاں ایک سفید میت کے گرد اکٹھی کی گئی ہیں۔ جس پر فلیگ لپٹا ہوا ہے۔ اور پھول پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ ہٹلر ہے۔ جسے کسی نے گولی کا نشانہ بنا دیا ہے۔ اور جولائی میں امن قائم ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ مگر ان باتوں پر قطعاً اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔ ترک مصری ہندوستانی اور ماریشس کے لوگوں کے علاوہ کئی برطانوی مسلمانوں نے بھی نماز ادا کی۔ جس کے بعد دعوت دی گئی۔

ضروری اعلان

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اپنے تبلیغی کام کے سلسلہ میں ۱۶ جنوری سے جموں پہنچ گئے ہیں جموں اور قریب کی جماعتوں کو ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ برف باری کا زور کم ہونے پر وہ بھدرواہ چلے جائیں گے

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

عملی رنگ میں اپنی اصلاح کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"نوجوانوں کے اندر . . . . . بیداری اور ہشیاری پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر جگہ مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی جائے اور اس میں ایسے نوجوان شامل کئے جائیں۔ جو عملی رنگ میں اپنی ایسی اصلاح کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ان کا وجود دوسروں کے لئے نمونہ بن جائے"

حضور کے ارشاد کی روشنی میں آپ جواب دیں کہ کیا آپ کے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے اور کیا آپ کے ہاں نوجوان اپنی ایسی اصلاح کے لئے کوشاں ہیں کہ ان کا وجود دوسر[وں]

دردمندانہ التجاء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں رحیم بخش صاحب موضع رام رہان متصل تخت ہزارہ ڈاکخانہ بجاسجرا نے یہ دردمندانہ التجا کی ہے۔ کہ اب جبکہ میری عمر اسّی سال سے زائد ہو چکی ہے۔ میرا برادر زادہ محمد رفیق جو میرا غم خوار اور خدمت گذار تھا بلا اطلاع کہیں چلا گیا ہے۔ اس وجہ سے سارا گھر سخت غمگین ہے۔ جماعت کو ارشاد فرمایا جائے کہ اس کی تلاش کی کوشش کریں۔

حضور کے ارشاد پر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب ذیل حلیہ کے پیش نظر خیال رکھیں۔ اور پتہ ملنے پر بنگلہ جلال پور ضلع سرگودھا اطلاع دیں۔ عمر قریباً ۲۳ سال۔ قد درمیانہ رنگ گندمی سیاہی مائل۔ طبیعت سادہ ؛

معززین جماعت احمدیہ لاہور کا احباب کو مشورہ

شیخ عزیز الدین احمد احمدی اینڈ سنز صرافاں زرگر اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور سونا چاندی کے قیمتی زیورات تیار کرنے والے اور بیچنے والوں سے ہمارے اور اکثر متعلقین کے سالہا سال سے کاروباری معاملات ہیں ہم نے ان کو نہایت مخلص۔ دیانت دار اور وعدے کے پابند پایا اور امین پایا۔ ہمارے خیال میں فنی اعتبار اور اصولی لحاظ سے ان کی فرم پنجاب میں واحد فرم ہے۔ کارکن محنت اور شوق سے کام کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضرورت ان دنوں تو دیانت داری کی ہے۔ انکا فن ایسا ہے کہ عام طور پر لوگ ان پیشہ وروں سے نالاں نظر آتے ہیں۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ احباب بوقت ضرورت ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور شیخ صاحب موصوف کے نمونہ سے اور لوگ بھی دیانتدارانہ طریقہ سے ترقی کریں۔ شیخ جلال الدین سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور۔ غلام محمد اختر سٹاف وارڈن ریلوے لاہور۔ ڈاکٹر نور محمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ لاہور سید شاہ زمان علی ملٹری اکونٹس لاہور ؛

دیوانی فارم نمبر ۶

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سردار گوربچن سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ چہارم گڑھ شنکر

دعوےٰ دیوانی ۹۰۱ ۱۹۴۰ء

رُلامل ولد جمیعت رائے ذات کھتری بسکنہ پنام۔ بنام علی احمد وغیرہ مدعا علیہم

دعوےٰ ۱۲۰/- روپے۔

بنام علی احمد ولد جیوے خان ذات راجپوت سکنہ پنام حال وارد خانپور ڈاکخانہ خاص ریاست بہاولپور۔ معرفت بابو بشیر علی ولد برکت علی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّی علی احمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام علی احمد مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر علی احمد مذکور تاریخ ۱۴ ماہ فروری ۱۹۴۱ء مقام گڑھ شنکر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اُس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

نوٹس زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء انڈین کمپنیز ایکٹ

بعدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

سی۔ او۔ کیس ۲۴ آف ۱۹۴۰ء

بمعاملہ ڈوگرا انڈسٹریز لمیٹڈ بھوارنہ (زیر لیکوئیڈیشن خود اختیاری)

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کمپنی مذکور کے خود اختیاری لیکوئیڈیٹر نے ایک درخواست برائے منسوخی کاروبار کمپنی مذکور زیر نگرانی عدالت ہذا ۳۰ دسمبر ۱۹۴۰ء کو عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔ اور از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے کہ درخواست مذکور ۲۵ فروری ۱۹۴۱ء کو عدالت ہذا میں برائے سماعت پیش ہو۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر نگرانی عدالت ہذا از زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ آف ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ تو وہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں ۲۵ فروری ۱۹۴۱ء کو دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا بذریعہ ایڈوکیٹ جسے باقاعدہ اختیار دیا گیا ہو پیش ہو۔

نیز اس امر کی مزید اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ بعدالت ہذا منجانب لیکوئیڈیٹر خود اختیاری مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اور اس کی مقررہ فیس ادا کرنے پر حاصل کر سکتا ہے۔

آج بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا جاری کیا گیا۔ حسب الحکم جج صاحبان

(دستخط) بی۔ ایل۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لیکوئیڈیشن ہائی کورٹ لاہور

مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۵ جنوری۔ رائٹر کا بیان ہے کہ ہٹلر نے باضابطہ طور پر مارشل پیٹان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسے ٹیونس کے علاقہ کو استعمال کرنے دے۔ قریباً ایک لاکھ جرمن فوج اٹلی پہنچ گئی ہے۔ تا اجازت ملتے ہی برطانی فوجوں پر حملہ کر دیا جائے اور بحیرہ روم میں برطانی جہازوں پر حملے کئے جائیں۔

وشی ۲۵ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فرانس کا پروپیگنڈا منسٹر مستعفی ہو گیا ہے۔

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ برطانی افواج کئی مقامات سے ایبے سینیا کی سرحد کو پار کر کے اس ملک میں داخل ہو گئی ہیں اطالوی نہایت تیزی سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

دہلی ۲۵ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ایلومینیم کی بنی ہوئی اشیاء کی درآمد بند کر دی گئی ہے۔

انقرہ ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی حکام نے ترکی گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے کہ اگر اس نے کسی وقت بھی مجبور ہو کر جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ تو روس اس کی پوری امداد کرے گا۔

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ طبروق پر قبضہ کے بعد کے ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر برطانی افواج قریباً سو میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور درنہ کے قریب جا پہنچی ہیں۔

ٹوکیو ۲۵ جنوری۔ جاپانی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ متواتر بمباری کے ذریعہ برما روڈ کو بالکل ناکارہ کر دیا گیا ہے۔ کئی اہم پل تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب اس سڑک سے چین کو کوئی امداد نہیں پہنچ سکتی۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ محکمہ ڈاک نے اعلان کیا ہے کہ جو جہاز خطوط اور پارسل وغیرہ لے کر نومبر کے دوسرے ہفتہ میں لنڈن سے ہندوستان۔ برما اور عدن وغیرہ مقامات کو روانہ ہوا تھا۔ وہ غرق ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ مسٹر وینڈل ولکی نے آج لزبن میں ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ میں اس لئے برطانیہ جا رہا ہوں۔ کہ دیکھوں دونو ملکوں کے وزراء کس طرح مل کر کام کر سکتے ہیں۔ میں برطانیہ میں سامان جنگ کی تیاری کا بھی مشاہدہ کروں گا۔ اور دیکھوں گا۔ کہ دونو ملک مل کر کس طرح زیادہ سے زیادہ سامان تیار کر سکتے ہیں۔ میں برطانیہ کی کامیابی چاہتا ہوں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ گذشتہ شب بھی برطانیہ پر کوئی حملہ نہیں ہؤا۔ صرف ایک طیارہ نے کارنوال پر کچھ بم گرائے۔ مگر نقصان نہیں ہؤا۔

نیروبی ۲۵ جنوری۔ برٹش جنرل ہیڈ کوارٹرس سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انگریزی دستے اطالوی علاقوں میں برابر گشت کر رہے ہیں۔ اور دشمن کے کچھ قیدی بھی پکڑے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ آج شمالی اٹلی میں کئی جگہ بلوے ہوئے۔ کل سے میلان اور ٹیورن میں بڑے فسادات ہو رہے ہیں۔ ان جگہوں پر ریلوے سٹیشن۔ ڈاکخانوں اور بڑے بڑے کارخانوں پر جرمن فوجوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ تین بڑے اطالوی جرنیل مارے گئے ہیں۔ برنڈزی اور سسلی کے درمیان تار اور ڈاک کا انتظام جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ اور انہوں نے سنسر قائم کر رکھا ہے۔

دہلی ۲۶ جنوری۔ بنگال اور بمبئی کے علاقوں میں چھ ہفتہ کے دورہ کے بعد حضور وائسرائے آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۲۶ جنوری۔ ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف نے آج ڈیفینس ممبر کی حیثیت سے حلف وفاداری لیا۔

ٹوکیو ۲۶ جنوری۔ جاپانی پارلیمنٹ کی بجٹ کمیٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جب تک امریکہ چین کو اپنی حفاظت کا پہلا مورچہ تصور کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔

لائلپور ۲۵ جنوری۔ گندم وڑہ ۳/۷/- کپاس وڑہ ۱۴/۷/۳ چنے ۶/۳/۳ بنولہ وڑہ ۶/۱۳ / ۱۳ اگرا ۲/۱۲/۱۲ شکر ۸/۳/- خالص گھی ۱۲/- ۴۸/

لنڈن ۲۶ جنوری۔ اٹلی کا ایک وکیل امریکہ گیا ہے جس نے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ سو میں سے صرف دس اطالوی مسولینی کے ساتھ ہیں۔ خفیہ پولیس بڑھا دی گئی ہے۔ مگر فیسسٹ گورنمنٹ کو اس پر بھی اعتبار نہیں۔

انقرہ ۲۶ جنوری۔ ترکش ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ جرمن فوجیں برابر جنوبی اٹلی پہنچ رہی ہیں اطالوی حکومت پبلک سے اس خبر کو چھپا رہی ہے۔ نازی سٹاف افسر آرمی کوروں۔ اور ڈویژنوں کا چارج سنبھال رہے ہیں۔ انقرہ ریڈیو اس کا مطلب یہ لے رہا ہے کہ اٹلی کا جنگی محکمہ جرمنوں کے ہاتھوں میں دیا جا رہا ہے کولمبیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ جرمن افواج کی بے شمار گاڑیاں برنیر کے درہ پر کھڑی ہیں۔

ٹوکیو ۲۶ جنوری۔ جاپانی وزیر خارجہ نے اپنے بیان میں مزید کہا۔ کہ جرمنی اور اٹلی کے ساتھ معاہدہ کے رو سے ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں۔ ان کو ادا کرنے سے ہم کبھی تامل نہیں کریں گے جاپان مغربی بحرالکاہل پر ضرور چھا جائیگا اور سر دھڑ کی بازی لگا دے گا۔

بنکوک ۲۶ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سیام ہند چینی کے جھگڑے میں تھائی لینڈ نے بھی جاپان کو ثالث تسلیم کر لیا ہے

دہلی ۲۶ جنوری۔ حکومت برما کا ایک تجارتی وفد ہندوستان آیا ہے۔ جس کی قیادت برما کے وزیر اعظم کرتے ہیں۔ یہ وفد گیا۔ بنارس اور دیگر تیرتھوں کی یاترا کے بعد جمعہ کے روز دہلی پہنچے گا۔

دہلی ۲۶ جنوری۔ حکومت ہند اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ جو لوگ لڑائی میں خاص خدمات کر رہے ہیں۔ ان سے خاص رعائتیں کی جائیں۔ اگر جنگ کے بعد وہ ملازمت لینا چاہیں تو بڑی عمر کی پابندیوں کو ان کے رستہ میں حائل نہ ہونے دیا جائے۔ حکومت ہند اس بارہ میں صوبائی حکومتوں سے مشورہ کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ البانیہ میں اٹلی کے نئے جرنیل کو بھی کوئی خاص کامیابی نہیں ہو رہی۔ اور یونانی فوجیں اپنی پوزیشنوں پر برابر جمی ہوئی ہیں۔ بلکہ ٹیلی لینی کے پاس کئی اطالوی چوکیاں انہوں نے خالی کرا لی ہیں۔ اس چھاؤنی کو خاص اہمیت حاصل ہے

لنڈن ۲۶ جنوری۔ انگریزی جہازوں کے ایبے سینیا پر حملوں کی وجہ سے وہاں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ اور اب حبشی کھلم کھلا اٹلی سے برسرپیکار ہیں۔ اور اسے کافی نقصان پہنچا رہے ہیں

لنڈن ۲۶ جنوری۔ افریقہ میں برطانی افواج کی شاندار کامیابیوں کا نتیجہ یہ ہؤا ہے۔ کہ ترکی کے حوصلے اور بھی بلند ہو گئے ہیں۔ اور اب اس کی طرف سے علی الاعلان کہا جا رہا ہے کہ اگر جرمنی نے اس پر حملہ کیا۔ تو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ برطانیہ کے فوجی مشن سے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اگر جرمنی نے جنوب مشرقی بلقان پر ہاتھ ڈالا۔ تو ترکی ضرور مقابلہ کرے گا۔ تھریس میں ترکی کی بہت سی فوج پڑی ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ رومانیہ کی بغاوت میں نازی جاسوسوں کا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔ جن کی غرض یہ تھی۔ کہ آئرن گارڈ کے پرجوش طبقہ کو دبانے کا موقعہ مل سکے۔ ان کے لیڈر موسیو سیما کو گرفتار کر لیا گیا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی